119955 ـ مسلمانوں كے فقر كا سبب كثرت نسل ہے جيسا قول كہنے والے كا حكم

سوال

اگر كوئى شخص يہ بات كہے كہ:
" مسلمانوں كے فقر اور كمزورى اور اس دور ميں ان كے پيچھے رہنے كا سبب كثرت نسل ہے، اس ليے مسلمان ترقى نہيں كر سكے، ايسا اعتقاد ركھنے والے شخص كا شريعت ميں كيا حكم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارى رائے تو يہى ہے كہ اس كا يہ قول اور رائے غلط ہے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى ہى روزى ميں فراوانى كرنے والا ہے وہ جسے چاہے زيادہ رزق ديتا ہے اور جسے چاہے كم ديتاہے، روزى ميں كمى كا سبب اور علت كثرت نسل اور افراد نہيں، كيونكہ زمين ميں جو بھى چلنے پھرنے اور رينگنے والى چيز ہے ا سكا رزق اللہ كے ذمہ ہے، ليكن اللہ سبحانہ و تعالى اپنى حكمت سے جسےچاہتا ہے اسے عطا كرتاہے، اور جسے چاہتا ہے نہيں ديتا.

ايسا عقيدہ ركھنے والے كو ميرى نصيحت ہے كہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اس باطل اعتقاد كو چھوڑ دے، اور يہ علم ميں ركھے كہ دنيا جتنى بھى بڑھ جائے اور اگر اللہ چاہے تو ان كے ليے روزى كھول دے، ليكن اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنى كتاب ميں فرمايا ہے:

اور اگر اللہ تعالى اپنے بندوں كے ليے روزى كشادہ كر دے تو وہ زمين ميں فساد كرنے لگيں، ليكن اللہ تعالى جتنى چاہتا ہے اسى كےمطابق روزى اتارتا ہے، يقينا وہ اپنے بندوں كى خبر ركھنے والا اور ديكھنے والا ہے الشورى (27).

فضيلۃ الشيخ محمد بن عثيمين رحمہ اللہ.

ديكھيں: فتاوى علماء البلد الحرام صفحہ (1084).

بلاشك نسل كى تحديد يا كم كرنا يہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے حكم كے متصادم ہے، نبى كريم صلى اللہ عليہ

وسلم كا فرمان ہے:

" تم ايسى عورتوں سے شادى كرو جو زيادہ محبت كرنے والى ہو، اور زيادہ بچے جننے والى ہو، كيونكہ ميں تمہارے ساتھ امتوں پر فخر كرونگا "

سنن ابو داود حديث نمبر (2050) علامہ البانى رحمہ اللہ نے ارواء الغليل حديث نمبر (1784) ميں اسے صحيح كہا ہے.

اس ليے جو نسل ميں كمى كرنے كى كوشش كرتا اور اس كى دعوت ديتا ہے وہ چاہتا ہے كہ روز قيامت نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اپنے پيروكاروں كى كثرت ہونے كے ساتھ باقى انبياء پر فخر نہ كريں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے تو سارى مخلوق كى روزى كى ضمانت ليتے ہوئے فرمايا ہے:

اور زمين ميں چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہيں سب كى روزياں اللہ تعالى پر ہيں ھود (6).

چنانچہ افراد كى كثرت كے خلاف باتيں كرنا - چاہے يہ مانع حمل ادويات كى ترويج يا پھر حمل ساقط كرانے يا كسى اور طريقہ سے ہو - اور يہ اعتقاد ركھنا كہ انسانوں كى تعداد زيادہ ہونے كى بنا پر ضروريات پورى نہيں ہونگى، اور بشرى مصلحت يہى تقاضا كرتى ہے كہ انسانوں كى تعداد ميں كمى كى جائے اور نسل كم ركھى جائے.

يہ چيز تو اللہ كى ربوبيت اور مخلوق كے ليے وسعت رزق كا انكار ہے، اور يہ بالكل اسى اعتقاد كى طرح ہے جو مشرك ركھتے تھے، جو اپنى اولاد فقر و فاقہ كے ڈر سے قتل كر ديا كرتے تھے اسى كے متعلق اللہ كا فرمان ہے:

اور تم اپنى اولاد كو فقر كے ڈر سے قتل مت كرو، تمہيں اور انہيں رزق ہم ہى ديتے ہيں الانعام (151).

اور ايك مقام پر ارشاد فرمايا:

اور تم اپنى اولاد كو فقر كے ڈر سے قتل مت كرو، انہيں اور تمہيں رزق ہم ہى ديتى ہيں، يقينا ان كا قتل بہت بڑى غلطى ہے الاسراء (31).

كثرت امت اللہ كى نعمتوں ميں سے ايك نعمت ہے جس پر اللہ كا شكر ادا كرنا چاہيے، اور اللہ وحدہ لا شريك ہى كى عبادت كرنى چاہيے، اسى ليے اللہ كے نبى شعيب عليہ السلام نے اپنى قوم كو اللہ كى كچھ نعمتين ياد دلاتے ہوئے

فرمایا تھا:

اور یاد کرو جب تم قلیل تعداد میں تھے تو اللہ نے تمہیں زیادہ کر دیا الاعراف (86).

اور پھر کثرت امت تو امت کی عزت اور دشمن کے خلاف مدد کا باعث بنتی ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے نبی اسرائیل کے متعلق فرمایا ہے:

پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ دے کر تمہارے دن پھیرے اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کی اور تمہیں بڑے جتھے والا بنایا بنی اسرائیل (6).

مصر کے متعلق مستقلی سرچ کے متعلق ڈاکٹر محمد سید غلاب کہتے ہیں:

" کثرت سکان کبھی بھی بوجھ نہیں رہا، اور نہ ہی یہ اسے آئندہ صدی میں بوجھ شمار کرنا صحیح ہو گا؛ کیونکہ یہی کثرت ہے جس نے مصر کو ہر دور میں ترقی دی "

اور ایك دوسری سرچ میں ڈاکٹر مصطفی فقی مصر میں اہم ترین اسباب و عوامل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

" مصر ثروت بشری کا خزانہ ہے "

اور اقتصادی امور کے ماہر استاد خورشید احمد کہتے ہیں:

" مستقبل میں ان ممالك کو ہی قوت و غلبہ حاصل ہو گا جن کے شہریوں کی تعداد زیادہ ہو گی، اور فی وقت ذاتہ وہ فنی علوم سے مزین ہونگے، اس لیے یورپ والوں کے لیے اپنی قیادت و سیادت کو بچانے کے لیے کوئی اور چیز نہیں بچی الا یہ کہ وہ ایشیا اور افریقی ممالك میں نسل کم کرنے کا نعرہ بلند کریں اور اس کی ترویج کریں، اور مانع حمل ادویات استعمال کرائیں.

اسی بنا پر یورپی ممالك آج اپنے ممالك میں کثرت نسل پر کام کر رہے کہ ان کے ممالك میں تعداد زیادہ ہو جائے، لیکن اسی وقت وہ ایشیا اور افریقی ممالك میں ایسے اسلوب اور ذرائع استعمال کرنے کی کوشش میں ہیں جس سے ان ممالك کے رہائشیوں کی تعداد کم ہو سکے.

اور ان كا يہ بھی كہنا ہے كہ:

استاد " اورجنسكی " جو كہ ايك امريكی مفكر ہے نے بہت سچی بات كہہ ڈالی كہ: اور مستقبل ميں قوت وطاقت اس كے پاس زيادہ ہو گی جس كے افراد كی تعداد زيادہ ہے "

اور وہ يہ بھی كہتے ہيں:

" تاريخ كا علم حاصل كرنے والے طالب علم پر يہ مخفی نہيں كہ:

ملك كے رہائشيوں كی تعداد كی سياسی طور پر جزری اہميت ركھتی ہے، اس ليے ہر معاشرے يا عالمی طاقت نے اپنے اہتمامات تعميری اور انشائی دور ميں افراد كی كثرت ميں كی ہے، اور اسی ليے معروف مؤرخ استاد " ويل ڈيورنٹ " كثرت سكان كو شہری ترقی كے اہم اسباب ميں شمار كرتا ہے، اور استاد " آرنلڈ ٹوبينی " نے بھی اس كو اساسی رد قرار ديا ہے جو انسانيت كی ترقی كے خلاف ہوں.

حتی كہ بات كو غلط نہ سمجھ ليا جائے صرف اكيلا كثرت سكان ہی كسی قوم كی ترقی اور دشمن پر غلبہ كی ضامن نہيں بلكہ يہ ايك رئيسی سبب ہے، ليكن اكيلا يہی سبب نہيں، بلكہ اس كے ساتھ ساتھ قوی تعليم اور صحيح تربيت، اور معاشرے ميں امن و امان ہونا، اور خرابيوں اور فساد كے خلاف جنگ كا ہونا بھی ضروری ہے.

ليكن اس سب سے قبل ايمان اور تقوی كا ہونا ضروری اور اساسی چيز ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اور اگر بستيوں والے ايمان لے آئيں اور تقوی اختيار كريں تو ہم ان پر آسمان و زمين كی بركتيں كھول ديں، ليكن انہوں نے جھٹلايا تو ہم نے ان كے اعمال كی بنا پر پكڑ ليا الاعراف (96).

مسلمانوں كی كثرت تعداد كی وجہ سے دشمنان اسلام كی چيخيں اور آوازيں زيادہ بلند ہو گئی ہيں، كيونكہ مسلمانوں كی كثرت ان كے ليے خطرے كا باعث ہے.

كتاب " مشرق وسطی ميں جغرافی تبديلياں " جس كے مؤلف پروفيسر ارنن سوفر ہيں ميں لكھا ہے يہ كتاب يہودی ملك ميں پڑھائی جاتی ہے، اور خاص ادارون كے ليے يہ مرجع شمار ہوتا ہے، اس كو لكھنے والے كی رائے ہے كہ مصر ميں آبادی كی كثرت اسرائيل كے ليے بڑی پريشان كن ہے، كيونكہ وہ ايك طاقتور لشكر بنانے كی طاقت ركھتا ہے.

اور اخبار ڈیلی ٹیلی گراف (9 / 1 / 1988) كے اخبار میں ایك كالم " متوسط حوض میں كثرت انسانی وقتی بم " كے نام سے ایك كالم چھپا ہے، جس میں كالم نگار نے اس قضیہ كے متعلق بحث كی ہے جس نے یورپ كی نیند حرام كر دی ہے، وہ مسئلہ یہ ہے كہ بحر ابیض متوسط كے مشرق اور جنوب میں واقع بڑے ممالك كی آبادی كی كثرت، اور بحر ابیض كے شمال میں واقع ممالك میں آبادی كی كمی اس كالم میں اقوام متحدہ نے ماحول كے متعلق پروگرام كی رپورٹ نقل كی ہے كہ:

" كہ پچاس كی دہائی میں بحر ابیض متوسط كے دو تہائی رہائشی یورپی لوگ تھے جو جبل طارق سے لیكر بوسفور كے علاقے تك پھیلے ہوئے تھے، لیكن (2025) كے سال میں یہ صورت حال اس كے برعكس ہو جائیگی كیونكہ بحر ابیض متوسط اگر عربی نہیں تو اسلامی ضرور بن جائیگا.

یہ كالم اس طرف اشارہ كرتا ہے كہ اس میں كوئی شك نہیں كہ جو شخص مسلمانوں كے مابین نسل محدود كرنے، اور آبادی زیادہ نہ كرنے كی بات كرتا اور ترغیب دلاتا ہے، اور اس كے لیے كئی قسم كے نعرے بلند كرتا كہ: خاندان كو منظم كریں، اور معاشرے كی تنظیم ہونی چاہیے، اور خاندانی پلاننگ وغیرہ نعرے لگاتا ہے ہم اسے كہتے ہیں كہ جو اس كی ترغیب دلاتے ہیں وہ دشمنان اسلام كی خدمت كر رہے ہیں، اور دشمنان اسلام كی مصلحت كی خاطر كام كر رہے ہیں چاہیں وہ اس كو جانیں یا نہ جانیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" نسل محدود كرنے كا قول ایسا قول ہے كہ اس میں كوئی شك نہیں یہ چیز مسلمانوں كے دشمنوں كی جانب سے داخل كردہ ہے، جو یہ چاہتے ہیں كہ مسلمانوں كی تعداد زیادہ نہ ہو؛ كیونكہ جب مسلمان زیادہ ہو جائینگے تو كافروں كے لیے رعب كا باعث ہونگے، اور یہ مسلمان كافروں سے بےپرواہ ہو كر سب كچھ خود كرنے لگیں گے، زمین كی كاشت كرینگے، اور تجارت میں مشغول ہونگے، اس طرح وہ اقتصادی طور پر بلند ہو جائینگے، اور باقی مصالح بھی پورے كر لیں گے اور كافروں كی انہیں ضرورت ہی نہیں رہےگی.

لیكن جب مسلمانوں كی تعداد كم ہو گی تو وہ ذلیل ہو كر دوسروں كے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں گے، اور ہر چیز میں دوسروں كے محتاج رہیں گے " انتہی

دیكھیں: تفسیر سورۃ البقرۃ (2 / 88).

اور آخر میں ہم صرف اتنا كہنا چاہیں گے كہ نظام اور بڑھوتی اور قوانین كی صحیح پلاننگ كے ساتھ نسل اور آبادی

کی کثرت کے محتاج ہیں ہمیں اس کی ضرورت ہے، اور اس میں ہمیں جدید علوم سے استفادہ کرنا چاہیے.

مزید فائدہ کے لیے مودودی کی کتاب حرکۃ تحدید النسل (178 ۔ 168) اور میگزین "البیان عدد نمبر (11) (107 ۔ 191) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.